بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشہد میں انگلیوں کا حلقہ بنا کر رکھنا ہے یا حرکت دیتے رہنا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تشہد میں التحیات پڑھتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اٹھانے کے مختلف انداز دیکھنے میں آتے ہیں، جیسے شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے رہنا یا ہاتھ کی بقیہ انگلیوں کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کو سیدھا کیے رکھنا، آپ سے سوال یہ ہے کہ درست طریقہ کار کیا ہے، رہنمائی کیجیے۔

جواب

التحیات میں کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے شہادت کی اُنگلی کے ذریعے اشارہ کرنا سنت ہے اور یہ صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی التحیات میں کلمہ شہادت (اَشْھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ) پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی اور ساتھ والی انگلی ہتھیلی کی طرف بند کرے، انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی کا حلقہ بنائے اور "اَن لَّا" پر شہادت کی اُنگلی اٹھائے اور بغیر حرکت کے وہیں روک رکھے، پھر "اِلَّا" پر رکھ دے اور سب اُنگلیاں پہلے کی طرح سیدھی کر لے، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ دونوں طریقے ہی درست نہیں ہیں، یعنی نہ تو شہادت کی انگلی کے علاوہ بقیہ انگلیوں کا حلقہ بنا کر رکھے اور نہ ہی شہادت کی انگلی کو مسلسل حرکت دیتا رہے۔

تفصیل: تشہد میں شہادت کی انگلی کو حرکت نہ دینے پر صحیح احادیث اور جمہور ائمہ کا اتفاق ہے، لہٰذا یہی عین سنت کے موافق ہے اور اس کا الٹ کرنا یعنی شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے رہنا خلاف سنت عمل ہے۔ جہاں تک بقیہ انگلیوں کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی کو سیدھا کیے رکھنے کا تعلق ہے، تو یہ بھی درست نہیں، بلکہ صحیح طریقہ یہی ہے کہ جب التحیات میں بیٹھے، تو شروع سے آخر تک گھٹنے کے قریب ران پر ہتھیلی بچھا کر اپنی انگلیوں کو سیدھا کیے رکھے، فقط کلمہ شہادت پر انگشتِ شہادت اٹھا کر اشارہ کرے، اس کے بعد پھر حلقہ کھول دے۔

اس کی دو وجوہات ہیں:

ایک تو یہ کہ حدیث پاک میں بیان کردہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل ہے اور اسی بنا پر فقہ حنفی کے مُتون سے یہی مستفاد ہے اور اِسی پر اَصحابِ فتوی علما کی تصریحات ہیں (تفصیل نیچے جزئیات کے ساتھ آ رہی ہے)۔

دوسری وجہ یہ کہ فقہائے کرام نے تشہد میں بیٹھنے کا سنت کے مطابق طریقہ یہ بیان کیا کہ دائیں ہتھیلی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھے اور انگلیاں قبلہ کی جانب کر کے نارمل حالت پر کھلی رکھے۔ اس سے واضح ہوا کہ قعدہ کی اصل سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دونوں رانوں پر کھلی ہوئی رہیں، اب اگر تشہد میں انگلیوں کا حلقہ بنا کر رکھیں گے، تو اس سنت کا ترک لازم آئے گا، نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر پوری تشہد میں انگلیوں کا حلقہ باندھے رہنا مشروع ہوتا، تو علما یہاں بطورِ استثنا ضرور ذکر فرماتے، حالانکہ

علمائے کرام نے بغیر کسی استثناء کے اس سنت کو بیان کیا ہے، لہٰذا تشہد میں کسی طرح بھی سوائے وقتِ اشارہ کے انگلیوں کا حلقہ بنا کر رکھنا درست نہیں ہے۔

جزئیاتِ فقہ:

تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا درست طریقہ بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”أنها سنة، يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات، وهو قول أبي حنيفة ومحمد، وكثرت به الآثار والاخبار فالعمل به أولى، فهو صريح في أن المفتى به هو الاشارة بالمسبحة مع عقد الأصابع على الكيفية المذكورة لا مع بسطها فإنه لا إشارة مع البسط عندنا، ولذا قال في منية المصلي: فإن أشار يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى بالابهام ويقيم السبابة“ **ترجمہ: التحیات میں شہادت کی انگلی اٹھانا سنت ہے، نفی پر اٹھائے اور اثبات یعنی الا اللہ پر رکھ دے، یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِما کا قول ہے، اِسی پر کثیر احادیث و آثار مروی ہیں، لہٰذا اِسی پر عمل اولیٰ ہے اور یہ روایات اس بات میں صریح ہیں کہ مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ بقیہ انگلیوں کو بیان کردہ کیفیت کے مطابق بند کرکے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، نہ کہ ہاتھ کو پھیلا کر، کیونکہ ہمارے نزدیک ہاتھ پھیلا کر اشارہ نہیں کیا جائے گا، اسی وجہ سے منیۃ المصلّی میں کہا: جب اشارہ کرے تو چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کرے، انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی کو اٹھائے۔**

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 266، مطبوعہ کوئٹہ)

شہادت کی انگلی کو حرکت نہ دینے کے متعلق جزئیات:

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کے بارے میں صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن نسائی و دیگر کتبِ صِحاح و سُنَن میں ہے، واللفظ للاول:
”عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قعد يدعو، وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار بإصبعه السبابة، ووضع إبهامه على إصبعه الوسطى“ **ترجمہ: حضرت عامر اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب قعدہ میں تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھتے، تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیان والی اُنگلی پر رکھتے یعنی انگوٹھے اور انگلی کا حلقہ بنا لیتے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب صفۃ الجلوس، جلد 1، صفحہ 260، مطبوعہ لاہور)**

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے رسالہ "رفع التردد" میں لکھا: ”وقال النووی اسناده صحيح وهذا يدل على انه لا يحرك الاصبع اذا رفعها للاشارة الامرة عليه جمهور العلماء“ **ترجمہ: اور امام نووی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے اور یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انگلی کو صرف ایک بار جب اشارہ کرنے کے لیے اٹھانا ہے، تب ہی**

حرکت دینی ہے، اسی پر جمہور علما کا اتفاق ہے۔ (رسائل ابن عابدین، رسالۃ رفع التردد فی عقد الاصابع عند التشہد، جلد1، صفحہ 131، دارعالم الکتب)

تشہد میں شہادت کی انگلی کو حرکت نہ دینے کے متعلق سُنَنِ ابوداوٗد، سنن نسائی، سنن کبری للبیھقی، شرح السنۃ للبغوی وغیرہا کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للاول: "عن عبد اللہ بن الزبير، أنه ذكر، أن النبي صلى اللہ عليه وسلم كان يشير بأصبعه إذا دعا، ولا يحركها، قال ابن جريج: وزاد عمرو بن دينار، قال: أخبرني عامر، عن أبيه، أنه رأى النبي صلى اللہ عليه وسلم يدعو كذلك"

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب دعا کرتے (یعنی تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی مبارک سے اشارہ کرتے اور اُنگلی کو بار بار ہلایا نہیں کرتے تھے، ابنِ جریج کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مزید یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے عامر نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق یہ خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح (اُنگلی کو حرکت دیئے بغیر) اشارہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (سنن ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ 150، مطبوعہ لاہور)

حدیث پاک میں مذکور لفظ "ولا یحرکہا" کے تحت شارحِ مصابیح علامہ حسین بن محمود شیرازی مُظْہِری حَنَفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 727ھ) لکھتے ہیں: "اختلف في تحريك الاصبع إذا رفعها للاشارة، الأصح أنه إذا رفعها يضعها من غير تحريك"

ترجمہ: جب نمازی اشارہ کے لیے انگلی اٹھائے، تو انگلی کو حرکت دیتے رہنے کے متعلق اختلاف ہے، اصح قول یہ کہ جب شہادت پر انگلی اٹھائے تو اسے بغیر ہلائے، رکھ دے۔ (المفاتیح شرح المصابیح، جلد2، صفحہ 158، مطبوعہ دار النور)

فتح القدیر، محیطِ برہانی، فتاوی تاتارخانیہ اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للاول: "وعن الحلواني يقيم الأصبع عند "لا إله" و يضعها عند "إلا اللہ" ليكون الرفع للنفي والوضع للاثبات وينبغي أن يكون أطراف الأصابع على حرف الركبة" ترجمہ: امام شمس الائمہ حلوانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ نمازی لاالہ کے وقت انگلی اٹھائے گا اور الااللہ پر گرا دے گا، تاکہ انگلی اٹھانا نفیِ شریکِ الٰہی کے لیے اور رکھنا اثباتِ وحدانیت کے لیے ہو جائے اور چاہیے کہ انگلیوں کے پورے گھٹنوں کے کنارے پر رکھے۔ (فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، جلد1، صفحہ 321، مطبوعہ کوئٹہ)

تشہد میں حلقہ نہ بنا کر رکھنے کے متعلق جزئیات:

صحیح مسلم کی جس روایت میں حلقہ بنا کر رکھنے کے مطلق الفاظ مروی ہوئے اس کے متعلق کلام کرتے ہوئے علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 956ھ/1049ء) لکھتے ہیں: "(ويضع يديه) حال التشهد (على فخذيه ويفرج اصابعه لا كل التفريج)... والمراد من العقد المذكور فى رواية مسلم، **العقد عند الاشارة لا فى جميع التشهد** ألا يرى ما في الرواية الأخرى مسلم وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض أصابعه كلها وأشار بأصبعه التي تلي الابهام ولا شك أن وضع الكف لا يتحقق حقيقة مع قبض الأصابع فالمراد وضع الكف ثم قبض الأصابع بعد ذلک عند الاشارة" ترجمہ: اور تشہد میں اپنے

دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیوں کو مناسب انداز میں کھلا رکھے۔۔۔اور صحیح مسلم کی روایت میں **حلقہ بنانے سے مراد صرف اشارہ کرتے وقت حلقہ بنانا ہے، نہ کہ مکمل تشہد میں**، کیا صحیح مسلم کی دوسری روایت میں نہ دیکھا کہ (اس میں یہ بیان ہوا کہ) نبی پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنی داہنی ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھا اور (شہادتین کے وقت) اپنی تمام انگلیوں کا حلقہ بنایا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ **اور کوئی شک نہیں کہ انگلیوں کا حلقہ بنانے کے ساتھ ہتھیلی کو ران پر رکھنا ممکن نہیں، لہٰذا مراد یہی ہے کہ ہتھیلی رکھی پھر اس کے بعد اشارہ کے وقت حلقہ بنایا۔** (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی صفۃ الصلاۃ، جلد2، صفحہ 188، مطبوعہ ہند)

اسی بات کو علامہ شامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اپنے رسالہ "**رفع التردد فی عقد الاصابع عند التشھد**" میں ذکر کیا۔ (رسائل ابن عابدین، رسالۃ رفع التردد فی عقد الاصابع عند التشہد، جلد 1، صفحہ 121، مطبوعہ دار عالم الکتب)

مُتون اور اصحابِ فتویٰ علما کی تصریحات بھی یہی ہیں، چنانچہ اسی رسالہ میں مزید علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "وقال الامام حافظ الدين النسفي في متن الكنز واذا فرغ من سجدتي الركعة الثانية افترش رجله اليسرى و جلس عليها و نصب يمناه و بسط اصابعه انتهى، وهكذا عامة عبارات المتون و المتبادر منها **انه يبسط اصابعه من اول التشهد الى آخره** بدون عقد و اشارة عند التلفظ بالشهادة **وصرح كثير من اصحاب الفتاوى بان عليه الفتوى**" ترجمہ: اور امام حافظ الدین نسفی (عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ) نے کنز کے متن میں فرمایا: اور جب دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو، تو الٹا پاؤں بچھائے اور اس پر بیٹھ جائے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھے اور انگلیوں کو پھیلا کر رکھے۔ یونہی اکثر مُتون کی عبارات ہیں اور ان سے متبادر یہی ہے کہ شہادتین کے وقت حلقہ بنانے اور اشارہ کے علاوہ **ابتداءِ تشہد سے آخر تشہد تک انگلیوں کو پھیلا کر سیدھا رکھے، کثیر اصحابِ فتاوی نے صراحت کی کہ اسی پر فتوی ہے۔** (رسائل ابن عابدین، جلد 1، رسالۃ رفع التردد فی عقد الاصابع عند التشہد، صفحہ 120، مطبوعہ دار عالم الکتب)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "شہادت پر اشارہ کرنا (سنت ہے)، یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کرلے، انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی کا حلقہ باندھے اور "لا" پر کلمہ کی انگلی اٹھائے **اور "اِلَّا" پر رکھ دے اور سب اُنگلیاں سیدھی کرلے۔**" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 530، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قعدہ میں داہنی ہتھیلی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھنا اور ہاتھوں کو کھلا رکھنا سنت ہے، جیساکہ عامۂ کتب فقہ میں ہے، و اللفظ لمجمع الانہر: "(ووضع يديه على فخذيه) بحيث تكون أطراف الأصابع عند الركبة (وبسط أصابعه موجهة نحو القبلة)" ترجمہ: اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھے، اس طرح کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں پر آجائیں اور انگلیوں قبلے کی جانب پھیلا کر رکھے۔ (مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر، جلد 1، صفحہ 100، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار میں ہے: "(ويضع يمناه على فخذه اليمنى ويسراه على اليسرى، ويبسط أصابعه) مفرجة قليلا (جاعلا أطرافها عند ركبتيه) ولا يأخذ الركبة هو الأصح لتتوجه للقبلة۔۔۔" (قوله ولا يأخذ الركبة) أي: كما يأخذها في الركوع لأن الأصابع تصير موجهة إلى الأرض" ترجمہ: مفہوم اوپر بیان ہوچکا۔ (کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 265، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ حلبی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے مذکورہ طریقہ بیان کرنے کے بعد لکھا: "هذه كيفية القعود المسنون فی القعدتين عندنا" **یعنی** ہمارے نزدیک دونوں قعدوں میں بیٹھنے کی مسنون کیفیت یہی ہے۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، جلد2، صفحہ 188، مطبوعہ ہند)

نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ لکھتے ہیں: "پھر سر اوٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں"۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ505، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کتبِ فقہ پر نظرِ غائر سے یہی واضح ہوتا ہے کہ انگلیوں کا حلقہ صرف وقتِ اشارہ بنایا جائے گا، اس سے پہلے یا بعد میں نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9735

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1447ھ/26 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net